۲۱۴۵ (ب)
۱۱/۳/۳۲ھ

۲۳۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں مفتیان شرع متین و علماء دین دریں مسائل

(۱) تار یاک (افیون) کاشت کرنا یا ان کا تجارت کرنا از روئے شرع کیا جائز ہے یا نہیں؟ بصورت جواز اگر حکومت کی طرف سے انکی کاشت و تجارت کا اجازت نہ ہو بلکہ ملنے کی صورت میں تار یاک ہلاک کر دیتی ہو کیا اسکے باوجود جائز ہے جیسا کہ امداد الفتاوی میں جواز لکھا ہے؟ (بیع سلم ج۳، ۴۱)

(۲) میرے پاس وطن اصلی میں نصاب ہے لیکن وطن اقامت میں اتنے مال نہیں بلکہ نصاب سے کم ہے کیا اب مجھ پر قربانی و زکوٰۃ واجب ہوگی یا نہیں؟ جبکہ آج کل وکیل کے ذریعے یا بینک سے منگوانے پر میں قادر ہوں

(۳) وجوب اضحیہ میں استعمال کے کپڑے شمار ہوگی یا نہیں جبکہ بزازیہ اور شامیہ و احسن الفتاوی میں لکھا ہے کہ تین کپڑے معاف ہے باقی معاف نہیں بلکہ اگر چوتھا کپڑے سے آدمی صاحب نصاب ہو جائے تو قربانی واجب ہوگی سنا ہے کہ جامعہ دار العلوم سے فتوی جدید کے مطابق استعمال کے کپڑے نصاب میں شامل نہیں ہونگے اگرچہ بیس تیس جوڑے رکھتا ہو کیا یہ درست ہے؟ اگر درست ہے تو کس بنا پر
نیز وہ اشیاء جو سال میں ایک دو مرتبہ استعمال ہوتے ہو جیسے بڑے دیگ اور بستر وغیرہ یہ اس حکم میں شامل ہیں یا نہیں

چونکہ یہ مسائل علماء کرام کے مختلف فیہ لہذا دلائل سے جوابات منقح کریں

خیر محمد قریشی لورالائی
0333-8168411

دار الافتاء
فتوی نمبر ۱۴۲۳/۵۷

جواب منسلکہ ورق پر ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱)..... چونکہ افیون کا جائز مقاصد کے لئے استعمال آج کل نہ ہونے کے برابر ہے، اور حکومت کی طرف سے بھی اس کی کاشت پر پابندی ہے، اس لیے اس کی کاشت اور تجارت کرنا ناجائز اور گناہ ہے۔ (کذا فی التبویب: ۸۰۲/۷۵)

اور امداد الفتاویٰ میں نفسِ بیعِ سلم کے بارے میں پوچھا گیا ہے، اور اسی کے بارے میں جواب دیا گیا ہے، اس بارے میں کوئی بحث نہیں کہ فی نفسہٖ افیون کی کاشت اور بیع جائز ہے یا نہیں، اسلئے اس سے استدلال کرنا درست نہیں۔

فی الدر المختار: (۶/ ۴۵۴ طبع رشیدیہ کوئٹہ)

(وصح بیع غیر الخمر) مما مرّ، ومفاده صحة الحشیشة والأفیون.

وفی رد المحتار: (۶/۴۵۴ رشیدیہ کوئٹہ)

(قوله وصح بیع غیر الخمر) ای عنده خلافا لهما فی البیع والضمان لكن الفتوی علی قوله فی البیع.

وفی رد المحتار: (۵/۴۲۲)

(قوله أمر السلطان إنما ینفذ) ای یتبع ولا یجوز مخالفته... وفی ط عن الحموی ان صاحب البحر ذكر ناقلا عن ائمتنا ان طاعة الامام فی غیر معصیة واجبة فلو امر بصوم یوم وجب اهـ.

(جاری ہے....)

Scanned by CamScanner

وفی الدر المختار : (۲/ ۴۲)

ونقل فی الاشربة عن الجوهرة حرمة اکل البنج وحشیشة وأفیون، لکن دون حرمة الخمر، ولو سکر باکلها لا یحد بل یعزر انتہی،

(۲)--- اگر آپ وطنِ اقامت میں مقیم ہیں تو صورتِ مسؤلہ میں آپ پر زکوٰۃ اور قربانی دونوں واجب ہیں۔

فی الدر المختار : (۲/ ۲۵۹)

(وسببه) ای سبب افتراضها (ملك نصاب حولی تام)... (فارغ عن دین له مطالب من جهة العباد)... وفارغ (عن حاجته الأصلية) لان المشغول بها کالمعدوم (نام ولو تقدیرا)۔

وفی رد المحتار : (۲/ ۵۱۵)

أما الأضحية فان کان مسافرا فلا یجب علیه إلا کالمکی فتجب کما فی البحر۔

وفی الھندیة : (۱/ ۱۳۸ طبع رشیدیہ کوئٹہ)

الأحکام التی تتغیر بالسفر قصر الصلوة واباحة الفطر امتداد مدة المسح إلی ثلاثة ایام وشرط وجوب الجمعة والعیدین والاضحیة وحرمة الخروج علی الحرّة بغیر محرم کذا فی العتابية۔

(جاری ہے ...)

Scanned by CamScanner

(۳) ـــ وجوبِ اضحیہ میں استعمال کے کپڑے نصاب میں شمار نہیں کیے جائیں گے اگرچہ تین سے زیادہ ہوں، تاہم اگر ویسے ہی فاضل کپڑے پڑے ہیں اور استعمال میں بالکل نہیں آتے، تو وہ ضرورت سے زائد ہیں، اس لئے ان زائد کپڑوں کو نصاب میں شمار کیا جائیگا اور ضرورت تین میں منحصر نہیں، کیونکہ اصحابِ متونِ معتبرہ نے عدد کی کوئی تصریح نہیں فرمائی بلکہ مدار ضرورت و حاجت کو قرار دیا ہے۔ (کذا فی التبویب: ۶۲۶/۶۴)

نیز وہ اشیاء جو سال میں ایک دو مرتبہ استعمال میں آتی ہوں جیسے بڑے دیگ، بستر وغیرہ، چونکہ یہ استعمالی اشیاء ہیں لہذا ضرورت سے زائد نہیں لہذا یہ وجوبِ اضحیہ کے نصاب میں شمار نہ کی جائیں گی۔

فی الهندية: (۱۸۹/۱ طبع رشیدیہ کوئٹہ)

ولا يجوز دفع الزكوة إلى من يملك نصابا أي مال كان دنانير أو دراهم أو سوائم او عروضا للتجارة أو لغير التجارة فاضلا عن حاجته في جميع السنة هكذا في الزاهدي۔

وفي الدر المختار: (۲/ ۲۶۲)

وفارغ عن (حاجته الاصلية) لان المشغول بها كالمعدوم، وفسره ابن ملك بما يدفع عنه الهلاك تحقيقا كثيابه او تقديرا كدينه۔

(جاری ہے....)

وفی رد المحتار : (۲/۲۶۲)

(وفسره ابن ملك) ای فسر المشغول بالحاجة الاصلية و الأولى فسرها وذلك حيث قال هي مايدفع الهلاك عن الانسان تحقيقا كالنفقة ودور السكنى وآلات الحرب و الثياب المحتاج اليها لدفع الحرّ او البرد أو تقديرا كالدين۔

وفی البحر الرائق : (۲/۴۳۹)

تجب على حر مسلم ذی نصاب فضل عن مسكنه وثيابه و اثاثه وفرسه ... وشرط ان يكون فاضلا عن حوائجه الأصلية لان المستحق بالحاجة كالمعدوم۔ والله تعالى أعلم بالصواب۔

سہیل النور عفی عنہ

دارالإفتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۹ ربیع الاول ۱۴۳۳ھ

۲۲ فروری ۲۰۱۲ء

الجواب صحیح

بندہ عبدالرؤف سکھروی

۲/ربیع الثانی ۱۴۳۳ھ

مفتی

الجواب صحیح

محمد عبدالمنان عفی عنہ

۲/ربیع الثانی ۱۴۳۳ھ

نائب مفتی

الجواب صحیح

اصغر علی ربانی

۲ ربیع الثانی ۱۴۳۳ھ

دارالافتاء

فتوی نمبر ۱۴۳۳/۵۰

مورخہ ۲/۴/۱۴۳۳ھ

۲۰۱۲/۲/۲۵

الجواب صحیح

۲/۴/۱۴۳۳ھ

Scanned by CamScanner